REGD. No. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹ ۔ تار کا پتہ:۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل ربوہ

یوم شنبہ
فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے
۲۹ ذیقعدہ ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۵۱/۱۶ ‖ ۵ ہجرت ۱۳۴۱ ہش ‖ ۵ مئی ۱۹۶۲ء ‖ نمبر ۱۰۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللّٰہ بقاءہ
کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۴ مئی بوقت ۸ بجے صبح

کل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اعصابی ضعف کی شکایت رہی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اٰمین اللّٰھم اٰمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہر ایک عمل معرفتِ صحیح اور عرفانِ کامل کے بعد اعمال صالحہ کی مد میں آتا ہے

بعثتِ انبیاء کی غرض یہی ہوتی ہے کہ وہ دنیا کو خدا تعالیٰ پر ایمان لانے کی حقیقت سے آگاہ کریں

"انبیاء کی بعثت کی اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایسا ایمان پیدا کریں جو اعمالِ صالحہ کی قوت عطا کرتا ہے اور گناہ سوز فطرت پیدا کرتا ہے کیونکہ اعمال صالحہ کبھی نہیں ہو سکتے جب تک اللہ تعالیٰ پر سچا ایمان اور معرفت پیدا نہ ہو۔ ہر ایک عمل معرفتِ صحیح اور عرفانِ کامل کے بعد اعمالِ صالحہ کی مد میں آتا ہے۔ لوگ جو کچھ اعمالِ صالحہ کرتے ہیں یا صدقات و خیرات کرتے ہیں۔ رسم اور عادت کے طور پر کرتے ہیں۔ یہ اس معرفت کا نتیجہ نہیں ہوتے جو ایمان علی اللہ کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ چونکہ دنیا کی نیکیاں اور بظاہر اعمالِ صالحہ رسم اور عادت کے طور پر ہوتے ہیں۔ اور دنیا خدا شناسی اور خدا رسی کے مقاموں سے دور ہوتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرماتا ہے جو آکر دنیا کو خدا تعالیٰ پر ایمان لانے کی حقیقت سے آگاہ کرتے ہیں۔ باقی تمام امور اسی ایمان کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ اس لئے اصل غرض انبیاء کی بعثت کی یہی ہوتی ہے کہ وہ انسان کو اس کی زندگی کے اصل منشاء عبودیتِ تامہ سے آگاہ کریں اور خدا تعالیٰ پر عرفان بخش ایمان لانے کی تعلیم دیں۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم صفحہ ۳۰۳ و صفحہ ۳۰۴)

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی علالت

ربوہ ۴ مئی۔ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ بلڈ پریشر اب پہلے کی نسبت کم ہو گیا ہے۔ لیکن کمزوری ابھی بدستور ہے۔ احباب جماعت شفائے کامل و عاجل کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

— درخواست دعا —

مکرم عبدالمجید صاحب عارف اکاؤنٹنٹ آفیسر (برادر خورد مکرم عبدالمجید صاحب سیالکوٹی مرحوم) پر بروز جمعہ اچانک قولنج کا حملہ ہوا ہے آپ لاہور سروسز ہسپتال کے کمرہ نمبرہ میں زیر علاج ہیں۔ محترم عارف صاحب نہایت نیک اور مخلص اور ہمدرد انسان ہیں۔ مخلوق خدا سے بھلائی کرنے میں پیش پیش رہتے ہیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و درویشان قادیان و صحابہ کرام سے درخواست ہے کہ عارف صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ شیخ محمد شریف لاہور

ربوہ کا موسم ربوہ ۴ مئی۔ گزشتہ شب یہاں مغرب کے بعد بہت تیز آندھی آئی جس کے ساتھ گرج چمک بھی تھی۔ آندھی کا سلسلہ ۱۱ بجے شب تک جاری رہا۔ اور ہلکی سی بارش بھی ہوئی۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جامعہ احمدیہ میں داخلہ شروع ہے جو طلباء داخل ہونا چاہتے ہیں وہ صبح ۸ بجے جامعہ احمدیہ میں برائے انٹرویو آجائیں فارم داخلہ دفتر سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ داخلہ ۸ مئی تک جاری رہے گا۔ داخلہ کا معیار کم از کم دسویں پاس ہے۔ ایف اے یا بی۔ اے پاس طلباء بھی داخل ہو سکتے ہیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

امتحان ہمارا رسول برائے ناصرات الاحمدیہ

لجنات و ناصرات الاحمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ رسالہ ہمارا رسول مصنفہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا امتحان مورخہ ۲۷ مئی کو ہوگا۔ لجنات اماء اللہ امتحان میں شریک ہونے والی بچیوں کی تعداد سے مطلع فرمائیں تاکہ اس کے مطابق پرچے ارسال کئے جائیں۔ کوشش کی جائے کہ زیادہ سے زیادہ بچیاں اس امتحان میں شامل ہوں

جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ رمئی ۱۹۶۲ء

صدق جدید کا نوٹ

الفضل کی اسی اشاعت میں ہم صدق جدید لکھنؤ مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۶۲ء میں سے ایک نوٹ بعنوان "ایک صدق خواں کا قبول احمدیت" شائع کر رہے ہیں اس نوٹ کا مکتوبی حصہ ہم الفضل مورخہ میں پہلے ہی شائع کر چکے ہیں اس نوٹ کے ساتھ ہم ایک اور مکتوب آمدہ از انڈیا بھی شائع کر رہے ہیں جس میں ان صاحب کا حال بتایا گیا ہے جس کا مکتوب صدق جدید کے متذکرہ نوٹ کے شروع میں شائع ہوا ہے۔

ہم نے صدق جدید کا پورا نوٹ یہاں اس لئے شائع کیا ہے کہ اس میں نہایت عقلمندی کی باتیں کہی گئیں ہیں جن کی ہم مولٰنا عبدالماجد صاحب مدیر صدق جدید کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے مولٰنا ایک سنجیدہ اور فہمیدہ انسان ہیں اور اگرچہ جیسا کہ اس نوٹ سے بھی ظاہر ہوتا ہے آپ جماعت احمدیہ کے بعض عقاید سے متفق بھی ہیں تاہم آپ جماعت احمدیہ کی خوبیوں کے بھی نہ صرف یہ کہ منکر نہیں ہیں بلکہ جیسا کہ اس نوٹ سے بھی واضح ہوتا ہے جماعت احمدیہ کی خوبیوں کے بے باک معترف ہیں آپ نے الاماشاء اللہ اپنی طرف سے ہمیشہ یہی کوشش کی ہے کہ جماعت احمدیہ کی خوبیوں کو بلا جھجک اپنے اخبار میں بیان کر دیا جائے اور باوجود اس کے کہ بعض متعصب اور غیر ذمہ دار لوگوں کی طرف سے اس وجہ سے آپ کو نہ صرف منع کیا جاتا ہے بلکہ بعض دفعہ دھمکیاں بھی دی جاتی ہیں مگر آپ نے حتی الوسع صدق بیانی سے کام لیا ہے اور ایسے لوگوں کی کبھی پرواہ نہیں کی اس وجہ سے ہم باوجود اختلافات کے آپ کو ایک قابل عزت بزرگ سمجھتے ہیں اور آپ کو بطور نمونہ پیش کر کے دوسرے اہل علم حضرات کی خدمت میں بھی عرض گزار ہیں کہ وہ تعصب کی عینک ہٹا کر جماعت احمدیہ پر تبصرہ و تنقید کریں تو ہم سے بڑھ کر ان کو خوش آمدید کہنے والا وہ کسی کو نہیں پائیں گے خواہ ہمارے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔

"صدق جدید" کے متذکرہ نوٹ میں مولٰنا عبدالماجد نے جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے بعض نہایت عقلمندی کی باتیں کہی ہیں اور ہم ایسی باتوں میں بڑی حد تک آپ سے متفق ہیں چنانچہ آپ نے مکتوب نگار صاحب سے جو یہ فرمایا ہے کہ وہ احمدیت قبول کرنے سے پہلے اس معاملہ میں اور بھی غور کر لیتے اور اچھی طرح ٹھوک بجا لیتے "حقیقت یہ ہے کہ مولٰنا نے یہ ہمارے دل کی بات فرمائی ہے ہم کسی دوست کو نہیں چاہتے کہ وہ اچھی طرح آزمائے بغیر بیعت میں داخل ہو بلکہ ہماری دلی خواہش یہی ہوتی ہے کہ احمدیہ جماعت میں داخل ہونے کے لئے پورا خلوص اور پوری بصیرت حاصل ہونی چاہیئے ورنہ جماعت میں داخل ہونا یا نہ ہونا برابر ہے بلکہ نقصان دہ ہے۔

ایک شخص جو پورے ایمان کے ساتھ جماعت میں داخل نہیں ہوتا اور بے دلی یا وقتی جوش یا کسی اور غرض سے داخل ہوتا ہے وہ ہمارے کسی کام کا نہیں بلکہ اس کا جماعت میں داخل ہونا ہمارے نقطہ نظر سے بجائے فائدہ کے نقصان رساں ہے ہمارا علی وجہ البصیرت ایمان ہے کہ جماعت احمدیہ کو اللہ تعالےٰ نے اس زمانے میں اپنے دین کی خدمت کے لئے کھڑا کیا ہے اور جماعت کے سامنے اللہ تعالےٰ نے عظیم الشان کام رکھا ہے اور وہ ہے اس دجالی زمانہ میں اسلام کو سب دینوں پر غالب کرنا۔ ہم مولٰنا عبدالماجد سے اس امر میں بھی سو فیصدی متفق ہیں کہ:۔

"اچھی اور سچی اور گہری باتیں کس کے ہاں نہیں ملتیں۔ مجھے تو شیعہ اکابر کے ہاں ملی ہیں، معتزلہ کے ہاں ملی ہیں اسمٰعیلیہ کے ہاں ملی ہیں خوارج کے ہاں ملی ہیں غرض ہر اسلامی فرقہ میں ملی ہیں اور یہاں تو خیر کیوں نہ ملتیں مجھے تو غیر اسلامی مذہبوں سناتنی ہندوں، بودھوں اور آریہ سماجیوں، برہم سماجیوں مجوسیوں مسیحیوں، یہودیوں سب کے ہاں ملی ہیں اور کرشن جی کی گیتا سے پتنجلی سے اور گاندھی جی، ٹیگور، سر رادھا کرشنن ڈاکٹر بھگوانداس، مسز اینی بسنٹ وغیرہم کی تحریروں سے تقریبًا ویسا ہی مستفید ہوا ہوں جس طرح بعض مسلمان اکابر و شیوخ کی تحریروں سے خود مرزا صاحب کی تحریریں ان کے دعوے سے قبل تو اچھے گہرے اسلامی رنگ کی روشنی میں اور دعوے کے بعد بھی باوجود جا بجا سخت دل آزار و وحشت افزا ٹکڑوں کے اس اسلامی رنگ سے خالی نہیں ہو گئیں۔ حاصل اس دراز نفسی کا یہ ہے کہ جزوی صداقتیں کہنا چاہیئے کہ عالمگیر ہیں اور دنیا کے ہر دین مذہب، ہر فرقہ اور ہر ملک میں مشترک ملتی ہیں۔ یہاں تک کہ ملحدوں اور دہریوں کے یہاں بھی۔" (صدق جدید صفحہ ۴ (۲۰/۴/۶۲))

اور یہ بھی آپ نے درست فرمایا ہے:۔

"باقی جس کا نام کلی صداقت ہے اپنے ہر فرع اور ہر جزئیہ کے لحاظ سے وہ محدود منحصر ہے اس اسلام کے اندر جو محفوظ ہے اوراق قرآن میں، اور اس تعبیر و تشریح و توضیح میں جو رسول کریمؐ سے متوارث چلی آ رہی ہے اجل صحابہ کے ذریعہ و واسطہ سے پیدائشی مسلمان کے حق میں اللہ کا یہ سب سے بڑا احسان ہے کہ اس کے ہاتھ میں یہ پیمانہ بغیر کسی زحمت تلاش کے شروع ہی سے دے دیا ہے" (صدق جدید صفحہ ۴۔ (۲۰/۴/۶۲))

تاہم بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی یہ درست ہے کہ "سچائی" اور "نیکی" کی باتیں ہر دین حتی کہ دہریت میں بھی موجود ہیں اور یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے اہل کتاب سے یہی مطالبہ کیا تھا کہ یہودی تورات پر اور عیسائی انجیل پر قائم ہو جائیں پھر مولٰنا نے جو اسلام کے متعلق اوپر کے دوسرے حوالہ میں فرمایا ہے وہ بھی لفظ بہ لفظ درست ہے اللہ تعالےٰ کا مسلمانوں پر یہ بڑا احسان ہے کہ اس نے ان کو آخری کتاب عطا کی اللہ تعالےٰ کا واقعی ہم پر بڑا احسان ہے

صد شکر کہ تو نے ہمیں انسان بنایا
انسان بھی ایسا کہ مسلمان بنایا

اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو اکمال دین بخشا ہے اور "الیوم اکملت لکم دینکم" کے ساتھ ہمارے لئے اتمام نعمت بھی فرمایا ہے قرآن کریم کے علاوہ اسوہ رسول اللہ اور آثار صحابہؓ اور صلحا، اور مجددین پیدا کر کے مسلمانوں کے لئے ہر طرح کی رہنمائی میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تاہم اس کے باوجود بقول مولٰنا مودودی مسلمانوں کے اس انبوہ عظیم میں ہزار میں سے ۹۹۹ اسلام سے روگردان ہو چکے ہیں اور مسلمان کہلاتے ہوئے تمام وہ صفات رکھتے ہیں جو پکے کافروں کا طرہ امتیاز ہیں (اپنے الفاظ میں) اسی طرح کون اہل دل ہے جو مسلمانوں کی موجودہ عملی حالت اور بے کرداری کا شکوہ سنج نہیں؟۔ آخر یہ کیا بات ہے کہ وہی قرآن کریم آج بھی مسلمانوں کے پاس ہے جو صحابہ کرامؓ کے پاس تھا مگر اس کے باوجود مسلمان آج دنیا میں نہایت حقیر اور وحشی اور خدا جانے کیا کیا نہیں سمجھے جاتے، ایک مختصر تعداد کو چھوڑ کر جن کی وجہ سے اسلام کا کچھ وقار دنیا میں آج بھی قائم ہے مراکو سے لے کر چین تک اور ترکستان سے لے کر انڈونیشیا تک باقی مسلمانوں کا جو انفرادی اور اجتماعی کیریکٹر آج ہے اس پر کس کو فخر ہو سکتا ہے؟ بے شک "معروف" تو ہر دین اور ہر سکول حتی کہ دہریت میں بھی وہی ہے جو اسلام میں ہے مگر آج تمام دنیا کی بھی جو حالت ہے وہ بھی آپ کے سامنے ہے سوال یہ ہے کہ مکمل قرآن مجید ہوتے ہوئے اسوہ رسول اللہ اور آثار صحابہ کا نمونہ ہوتے ہوئے مسلمان پھر کیوں گرتا چلا جاتا ہے؟ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ایک عظیم چیز کی کمی ہے جس کی وجہ سے مکمل کتاب اور مکمل اسوہ رسول اللہ وغیرہ سے فائدہ نہیں ہو رہا اس کو سمجھنے کے لئے ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ رسول اللہ کے وجود سے صحابہ کرامؓ میں وہ بات کیوں پیدا ہو گئی تھی جس سے وہ ہمہ تن عمل بن گئے تھے دوسرے لفظوں میں صحابہ کرامؓ کی فعالیت کا سبب عظیم کیا تھا؟۔ اس کا جواب معلوم کرنا کوئی بھی مشکل نہیں ہے اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چلتا پھرتا نمونہ ان کے سامنے تھا جو صحابہ کرام کی روحوں میں شعلہ بھڑکا دیتا تھا ان کے درمیان اللہ تعالےٰ کا فرستادہ موجود تھا وہ لوگ اپنی آنکھوں سے اللہ تعالےٰ کو رسول اللہ کے اعمال میں زندہ دیکھتے تھے اپنے کانوں سے آپ کی آواز میں اللہ تعالےٰ کی آواز سنتے تھے الغرض اپنے حواس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات میں اللہ تعالےٰ کو محسوس کرتے تھے مولٰنا نے آخر میں فرمایا کہ:۔

"ایک عرض گستاخانہ اپنے ہاں کے علماء و فضلا سے بھی ہے بجائے خشونت و بے دردی کے ساتھ فتوائے تکفیر دینے کے اصل ضرورت یہ دیکھنے کی ہے کہ وہ کون سے محرکات ہیں جو احمدیت کی طرف لے جاتے ہیں اور کیا ترغیبات عقلی و عملی ہیں جو ایک پیدائشی مسلمان کو احمدیوں کے گروہ میں جا شامل کرا دیتے ہیں اگر کچھ عقلی مغالطے ہیں تو ان کی واضح تردید شستہ و سنجیدہ و علمی انداز سے اور عام فہم زبان میں بغیر اشتعال انگیزی کے ہونا چاہیئے اور اگر کچھ اخلاقی خوبیاں اس جماعت میں نظر آ جائیں جن کا وجود ایک عملی، فعال، منظم جماعت میں ذرا بھی تعجب انگیز نہیں تو انھیں جلد سے جلد اپنا لینا چاہیئے تاکہ وہ جماعت اس حیثیت سے منفی رہ جائے اور عصر حاضر کی ذہنیت کا لحاظ قدم قدم پر رکھنا تو بہرحال ضروری ہے تبلیغ دعوت و جدال احسن کے طریقے ہر دور میں بدلتے رہتے ہیں، اور یہ ہرگز ضروری نہیں کہ یہ طریقے آج بھی وہی ہوں جو آج سے دو سو سال قبل تھے پس ان کوششوں کے بعد معاملہ اللہ پر چھوڑ دینا ہے کہ ہدایت و ضلالت ہر فرد بشر کی اس نے بس اپنے ہی مشیت کے قبضہ میں رکھی ہے" (صدق جدید ۲۰ اپریل ۶۲ء)

اس کے متعلق ہم نہایت عجز و انکسار کے ساتھ عرض کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کی فعالیت کا بھی وہی سبب ہے جو صحابہ کرامؓ (ثلۃ من الاولین) کی فعالیت کا سبب تھا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج بھی جماعت احمدیہ کے دلوں میں وہی آگ لگا دی ہے جو صحابہ کرامؓ کے دلوں کو لگی تھی یعنی ؎

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی

درخواست دعا

خاکسار کا لڑکا عزیز عبدالحق عمر سات سال بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے احباب جماعت کی خدمت میں عزیز کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے
(محمد حسین گولبازار ربوہ)

سرزمین مشرقی افریقہ میں آفتابِ اسلام کی ضیاباریاں

اکابرین ملک و لیڈران قوم کو دعوتِ اسلام ۔ وسیع پیمانہ پر اشاعت لٹریچر

دو درجن افراد کا قبول اسلام

سہ ماہی رپورٹ احمدیہ مسلم مشن کینیا
بابت ماہ نومبر دسمبر ۱۹۶۱ء و جنوری ۱۹۶۲ء

(از مکرم مولوی نورالحق صاحب انور بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

اشاعتِ لٹریچر

(۱) الحمد للہ کہ ایام زیر رپورٹ میں اسلامی لٹریچر کی وسیع پیمانہ پر اشاعت کی توفیق ملی۔ ۹ نومبر ۱۹۶۱ء میں کگامیا زبان میں ۵ ہزار کی تعداد میں عیسائیت کے باطل عقائد کی تردید میں ایک پمفلٹ شائع کیا گیا۔ اس قبیلہ کے لوگ کثرت سے اس نواح میں پائے جاتے ہیں اس پمفلٹ کی اپنے ایک معلم کے ذریعہ اس زبان کے علاقہ میں کثرت سے تقسیم کی گئی۔ اور اس طرح اس اہم قبیلہ کی اپنی زبان میں انہیں دعوت اسلام دی گئی۔

(۲) نیا فرا پراونس (کسموں) کے ایک علاقہ کی زبان Kibulihuya میں دو ہزار کی تعداد میں اسلام کے متعلق ٹریکٹ تقسیم کے لئے بھجوائے گئے۔ اس علاقہ کے افریقن مسلمانوں کا وفد احمدیہ دارالتبلیغ میں محترم شیخ مبارک احمد صاحب کے پاس آیا تھا اور خواہش ظاہر کی تھی کہ ان کی زبان میں اسلامی لٹریچر شائع کیا جائے ماہ اکتوبر میں یہ پمفلٹ شائع کیا گیا تھا۔

(۳) رسالہ سواحیلی Mapenziya Munga بھی حسب معمول باقاعدگی سے شائع ہوتا رہا۔ ماہ دسمبر میں چونکہ ٹانگانیکا کی تقریب آزادی تھی۔ اس لئے رسالہ سواحیلی کا ایک خاص نمبر شائع کیا گیا۔ اس کی طباعت واشاعت کے لئے خاص تگ ودو کی گئی۔ محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے مضامین کی فراہمی ترتیب و تدوین کے لئے کافی جدوجہد کی۔ پھر طباعت کی نگرانی کے لئے بہت وقت دیا۔ ۲ ہزار کی تعداد میں یہ نمبر شائع ہوا۔ اور یکم دسمبر کو ایک ہزار کی تعداد میں ٹانگا کے دارالسلطنت دارالسلام بھجوایا گیا۔

(۴) انگریزی پندرہ روزہ اخبار ایسٹ افریقن ٹائمز کی ترتیب و تدوین اور طباعت و اشاعت کے کام میں محترم شیخ مبارک احمد صاحب اور برادرم مولوی منیرالدین صاحب مدد کرتے رہے ۳ ہزار کی تعداد میں دسمبر کا ایشو طبع کرایا گیا ایک ہزار دارالسلام بھجوایا گیا۔ بعض مضامین اور ترجمہ کے کام میں برادرم کبیر احمد صاحب بھٹی نے قابل قدر امداد فرمائی جزاھم اللہ تعالیٰ۔ برادرم میر سید احمد صاحب ناصر اخبار کے حسابات کا کام تندہی اور دلچسپی و محنت سے سرانجام دے کر امداد کر رہے ہیں۔ جزاء اللہ تعالیٰ۔

(۵) تحریری کام کے سلسلہ میں ایام زیر رپورٹ میں ایک اور قابل قدر اضافہ بھی ہوا۔ اس علاقہ میں نکاح و شادی کے مسائل وغیرہ کے سلسلہ میں اسلامی معلومات سے افریقن لوگوں کو بہت کم آگاہی ہے۔ قبائلی رسم و رواج کا دخل زیادہ ہے۔ بعض اسلامی مسائل پر عیسائیوں کی نکتہ چینی و حرف گیری کے باعث بھی ضرورت تھی کہ ایک مفید رسالہ پر از معلومات مرتب کیا جائے۔ چنانچہ ایک احمدی معلم کو اس بارہ میں مفصل ہدایات دی گئیں۔ ضروری مواد حوالہ جات۔ تشریحی امور اور ترتیب وغیرہ کے متعلق ہدایات دی گئیں۔ اس طرح سواحیلی زبان میں یہ رسالہ لکھوایا گیا۔ پھر متعدد بار محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے اس مسودہ کی اصلاح و ترتیب کا کام کرکے اسے آخری شکل دے کر ٹائپ کروا لیا۔ اس سے ایک فائدہ یہ بھی ہوا کہ لوکل افریقن معلمین کو ریسرچ اور تصنیف کے میدان کا تجربہ اور مضمون نویسی کی شوق ہوئی امید ہے کہ انشاء اللہ جلدی یہ رسالہ زیور طباعت سے آراستہ ہو جائے گا۔ حکومت کے بعض قاضیوں نے بھی یہ خواہش کی تھی کہ اس قسم کا رسالہ شائع کیا جائے

(۶) ان ایام میں پانچ ہزار کے قریب سواحیلی اخبار Mapenziya Mangu انگریزی اخبار ٹائمز اور ککویو اور کگامیا زبان کا لٹریچر نیروبی کے افریقن باشندوں میں تقسیم کئے گئے۔ محترم شیخ مبارک احمد صاحب اور افریقن معلمین نے اس میں خاص طور پر حصہ لیا۔ بفضلِ خدا افریقن عیسائیوں میں اب ایک تبدیلی پائی جاتی ہے۔ وہ اب اسلامی لٹریچر بڑے شوق اور توجہ سے پڑھتے ہیں۔ پہلے تو انکا استکبار اور نفور حد درجہ تھا

معززین و اکابرین سے ملاقات و تبلیغ

ایام زیر رپورٹ میں احمدی مبلغین نے متعدد افریقن اکابرین اور معزز لیڈروں سے ملاقات کی اور انہیں اسلام کی تبلیغ کی۔ ان میں سے قابل ذکر مندرجہ ذیل ہیں

چیف ہارون لگوتھاہ چیف مذکور ٹھورا کے نواح کے رہنے والے ہیں۔ محترم شیخ مبارک احمد صاحب کے شاگرد ہیں۔ آپ سنٹرل اسمبلی کے ممبر ہیں۔ نیروبی اسمبلی میں شمولیت کے لئے آئے تو ایک اتوار کو احمدیہ دارالتبلیغ میں بھی تشریف لائے۔ اور ۵ گھنٹہ

ایمان کا فائدہ

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۳۷ء کے جلسہ سالانہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

"میں اخبار والوں کے فائدے کے لئے نہیں بلکہ آپ لوگوں کے ایمانوں اور آپ کی نسلوں کے ایمانوں اور آپ کے ہمسائیوں کے ایمانوں کے فائدے کے لئے کہہ رہا ہوں۔ کہ آپ لوگ اخبارات خریدیں"۔

"آپ نے اپنے پیارے اور مقدس امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں الفضل کا روزانہ پرچہ یا خطبہ نمبر خریدنے کی طرف توجہ دی ہے یا نہیں۔ اس کا جواب اپنے دل سے پوچھیئے۔ (مینیجر الفضل)

تک یہاں رہے۔ دوپہر کا کھانا بھی مشن ہاؤس میں کھایا۔ اور محترم شیخ صاحب سے دیر تک گفتگو کرتے رہے۔ انہیں دیباچہ تفسیر القرآن انگریزی احمدیت یا حقیقی اسلام بطور تحفہ دی گئیں۔ چیف ہارون کے ساتھ یوگنڈا کے ایک معزز خاندان کے چشم و چراغ اور افریقن لیڈر Mr. Magezi جو سنٹرل اسمبلی کے ممبر اور یوگنڈا کونسل میں حزب مخالف کے سرگرم رکن ہیں وہ بھی موجود تھے۔ مسٹر میگزی عیسائی ہیں۔ انہیں بھی اسلامی اصول کی فلاسفی دیباچہ تفسیر القرآن انگریزی اور احمدیت یا حقیقی اسلام مطالعہ کے لئے دی گئیں۔ اور اسلامی تعلیم سے آگاہ کیا گیا۔ یہ کارپوریشن آف ٹانگانیکا کے چیئرمین ہیں۔

(۲) ٹانگانیکا کی لیبر فیڈریشن کے صدر اور سنٹرل اسمبلی کے ممبر سے بھی ملاقات کا موقعہ ملا۔ ان سے بھی مختلف اسلامی مسائل پر گفتگو ہوئی۔ یہ بھی عیسائی ہیں۔

(۳) کوسٹ پیپل پارٹی کے سرکردہ لیڈر مسٹر عبداللہ الناصر جو ممباسہ سے کینیا کونسل کے ممبر ہیں محترم شیخ صاحب کے ساتھ خاکسار بھی ان سے ملا تھا۔ انہیں "اسلام اور غلامی" کے موضوع پر تقریر کرنا تھی ضروری حوالہ جات دریافت کرنے کے لئے وہ احمدیہ مشن نیروبی میں آئے محترم شیخ صاحب نے انہیں اس بارہ میں ضروری لٹریچر دیا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی قابل قدر تصنیف "اسلام اور غلامی بھی انہیں دی گئی۔

کینیا کی جدوجہد آزادی میں کینیا پیپل پارٹی اس بات کی حامی ہے کہ ساحلی علاقہ کو جو مسلم اکثریت حاصل ہے کینیا سے الگ مستقل علاقہ قرار دیا جائے۔ اس پارٹی کے اکثر عہدہ دار جماعت اور مبلغین جماعت سے بڑی عزت و احترام سے پیش آتے ہیں۔ اور جماعت کی مساعی قدمت اسلام کے لئے شکرگزار ہیں۔

(۴) نومبر کے شروع میں پاکستان کے نئے کمشنر مسٹر غیور خالد جو سردار عبدالرب نشتر کے چھوٹے بھائی ہیں پاکستان سے نیروبی تشریف لائے محترم شیخ صاحب نے بعض احباب جماعت کے ساتھ ان کا ریلوے سٹیشن پر استقبال کیا۔ اسٹیشن پر دیر تک ان سے گفتگو ہوتی رہی

(۵) کینیا کالونی کی لیجسلیٹو کونسل کے ڈپٹی سپیکر مسٹر تیاگا جو اپنے علاقہ کی افریقن کونسل کے چیئرمین بھی ہیں ماہ نومبر میں محترم شیخ صاحب سے ملے اور اسلامی لٹریچر کے مطالعہ کی خواہش ظاہر کی۔ انکو اسلامی لٹریچر دینے کا وعدہ کیا گیا بلڈنگ میں محترم شیخ صاحب اور خاکسار وزیر تعلیم سے

(۶) ایام زیر رپورٹ میں ایک دوسرے مسلمان ممبر کونسل مسٹر محمد احمد جنابی بھی دارالتبلیغ نیروبی میں دو دفعہ آئے۔ پہلی دفعہ ماہ نومبر میں جبکہ انہوں نے دوپہر کا کھانا محترم شیخ صاحب کے ساتھ کھایا۔ اور دو گھنٹہ تک متعدد امور کے متعلق مصروف گفتگو

انہوں نے کہا۔ کہ وہ اپنے حلقہ میں جماعت احمدیہ کی مساعی کا علانیہ اعتراف کرتے ہیں

دوسری دفعہ جب وہ دارالتبلیغ نیروبی میں اپنے بعض رفقاء کے ساتھ آئے تو اس وقت میں بھی ممباسہ سے نیروبی آچکا تھا۔ اس لئے ان سے ملاقات ہوئی۔ مسلمانوں کی بہتری کے متعلق محترم شیخ صاحب اور خاکسار دیر تک گفتگو کرتے رہے۔ وہ چند روز بعد لندن لنکاسٹر ہاؤس کانفرنس میں شرکت کے لئے جا رہے تھے۔ اس لئے مسلمانوں کے مفاد کے لئے ضروری امور پر گفتگو کرتے رہے

۷۔ شیخ عبدالشکور ایک سواحلی عالم ہیں۔ آپ ایک لمبا عرصہ ٹانگانیکا اور یوگنڈا کے علاقوں میں رہے ہیں۔ متعدد بار آپ احمدیہ دارالتبلیغ نیروبی میں آئے۔ ان کو مفصل تبلیغ کی گئی۔ احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان جو اختلافی مسائل ہیں ان کی توضیح و تشریح اور ان کی نوعیت و اصلیت سے انہیں آگاہ کیا گیا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "البشریٰ" اور بعض دیگر عربی رسائل انہیں مطالعہ کے لئے دئے گئے۔

۸۔ ایک اور افریقن لیڈر مسٹر موئی (M.E) ہیں جو وزیر تعلیم تھے۔ اور لنکاسٹر ہاؤس کی کانفرنس کے بعد وزراء کی نئی کونسل میں منسٹر فار لوکل گورنمنٹ ہیں۔ ان سے دو دفعہ محترم شیخ صاحب اور خاکسار ملے۔ پہلی دفعہ پارلیمنٹ بلڈنگ میں ان سے ملاقات کر کے انہیں قرآن کریم ترجمہ سواحیلی۔ اسلامی اصول کی فلاسفی احمدیت یا حقیقی اسلام کتب کا سیٹ بطور تحفہ پیش کیا۔ بڑی خوشی اور مسرت سے انہوں نے یہ تحفہ قبول کیا۔ اور کہا

"درحقیقت یہ ہے کہ اگر ہم خدا تعالیٰ کے بیان کردہ اصولوں پر عمل شروع کر دیں تو ہماری سیاسی مشکلات بھی ختم ہو سکتی ہیں۔ اور قومی مسائل کا حل ہو سکتا ہے۔"

اس موقعہ پر ایک پریس فوٹو گرافر بھی موجود تھا چنانچہ مقامی کثیر الاشاعت سواحیلی اخبار "رزا" نے مسٹر موئی کے تحفہ قبول کرنے کی تصویر ایک توضیحی نوٹ کے ساتھ شائع کی۔ یہ تصویر پارلیمنٹ بلڈنگ کے صدر دروازہ کے سامنے لی گئی تھی۔ تصویر میں محترم شیخ صاحب اور خاکسار دونوں مبلغین وزیر تعلیم کے ساتھ کھڑے ہیں۔ اور وزیر موصوف نے اسلامی کتب کا تحفہ ہاتھ میں تھام رکھا ہے۔

۹۔ پارلیمنٹ بلڈنگ میں بعض دوسرے افریقن لیڈروں سے بھی ملاقات ہوئی۔ مسٹر جوموکنیاٹا مسٹر پال انگے ای مسٹر لیچندق جو ساحل علاقہ سے کونسل کے ممبر ہیں۔ مسٹر نیاگا ڈپٹی سپیکر ان سب سے ہم دونوں مبلغین ملے۔ مسٹر نیاگا کی خواہش پر انہیں بھی اسلامی کتب دینے کا وعدہ کیا۔

ان تمام لیڈروں کو زبانی طور پر اور اسلامی لٹریچر کا تحفہ دے کر کئی بار دعوت اسلام دی جا چکی ہے۔ آئندہ کینیا کی حکومت کی باگ ڈور ان کے ہاتھوں میں آنے والی ہے۔ دوست خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں راہ ہدایت اختیار کرنے کی توفیق بخشے۔ ان کے سینے بھی اسلامی نور سے منور ہو جائیں اور پھر ان کا عمل و کردار بھی اسی سانچے میں ڈھل جائے۔ تبھی افریقہ کو حقیقی امن و سلامتی کا پیغام مل سکتا ہے

کلیسیا کی "راک" اور اسلامی غیر متزلزل "چٹان"

نیروبی سے حامیان تثلیث کا ایک ماہنامہ ROCK شائع ہوتا ہے۔ ہمارے انگریزی اخبار ایسٹ افریقن ٹائمز کے حمیت اسلام سے بھرپور اور تردید عیسائیت سے لبریز مضامین کی تاب نہ لا کر ایڈیٹر راک اور ایک دوسرے پندرہ روزہ یورپین مجلہ "رپورٹر" نے دو دفعہ لکھا کہ احمدیہ مشن عیسائیت پر جارحانہ اقدام کر رہا ہے اور ایسٹ افریقن ٹائمز میں بار بار عیسائیت پر حملہ ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں "راک" نے اسلام کے متعلق بحث کرتے ہوئے مسئلہ غلامی کو بالخصوص لیا اور کہا کہ مسلمانوں اور عربوں نے اس ملک میں غلامی کو رواج دیا اور مسلمانوں کی مذہبی کتاب قرآن میں بھی غلامی کا ذکر ہے وغیرہ وغیرہ۔

الحمد پر ہماری طرف سے فوراً ایک مضمون جس میں بالخصوص اسلامی تعلیم متعلقہ غلامی اور بائیبل اور غلامی کے متعلق مفصل بحث تھی لکھا گیا۔ اور یہ ثابت کیا گیا کہ بائیبل تو غلامی کے لئے کھلا لائسنس دیتی ہے اور یورپین مصنفین کے حوالہ جات سے ثابت کیا گیا کہ عیسائی مشنریوں نے کھلم کھلا بردہ فروشی اور غلامی کی تجارت کی۔ اس کے برعکس اسلام نے غلاموں کو نہ صرف آزاد بلکہ مفید شہری بنایا۔ اور ان کو سوسائٹی میں اعلیٰ اور قابل عزت جگہ دی اور آئندہ کے لئے غلامی کو بد ترین نسبت قرار دے کر اسے بند کیا یہ مضمون "راک" اور "رپورٹر" دونوں رسالوں کو بھجوایا گیا۔

ان مضامین کے نتیجہ میں ماہنامہ "راک" کے ایڈیٹر مسٹر بوتھ (Booth) نے احمدیہ دارالتبلیغ میں آکر گفتگو کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ وہ دسمبر کے آخر میں تشریف لائے محترم شیخ مبارک احمد صاحب سے مسئلہ غلامی کے متعلق تین گھنٹہ تک مفصل و مدلل گفتگو ہوئی۔ مسٹر بوتھ کو بتایا گیا کہ معقول تنقید ہر شخص کا حق ہے۔ اور آزادی ضمیر کا تقاضا غلط اعتراضات اور غیر معقول تنقید ناپسندیدہ طریق ہے۔ اس سلسلہ میں عیسائیوں اور "ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسرا گال پیش کرنے والوں" کا گذشتہ ریکارڈ بصورت پمفلٹ و اشتہارات کچھ نمونہ انہیں دکھایا گیا اور بتایا گیا کہ عیسائیوں نے کس طرح بے دردی و بے انصافی سے اسلام اور مقدس بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم پر ناجائز حملے کئے ہیں۔ اب ہماری مدافعت پر کیوں وہ نالہ و شیون بپا کر رہے ہیں۔ اور کیوں جرأت سے کام لے کر ہمارے جوابات اپنے رسالوں میں شائع نہیں کرتے؟ بعض دوسرے مسائل پر بھی ان سے گفتگو ہوئی "اسلامی اصول کی فلاسفی" اور "احمدیت یا حقیقی اسلام" انہیں مطالعہ کیلئے دی گئیں۔ بعض آیات قرآنی غلامی کے متعلق جو وہ سمجھ نہ سکتے تھے ان کی صحیح تفسیر سے انہیں آگاہ کیا گیا۔ اور اس کی توضیح و تشریح انہیں بتائی گئی۔ پھر انہوں نے مسجد دیکھنے کا شوق ظاہر کیا۔ چنانچہ انہیں مسجد دکھائی گئی۔ اسلامی عبادت گاہ کی سادگی۔ اسلام کے دلکش طریق عبادت اور اس کے فلسفہ سے وہ متاثر ہوئے اور وعدہ کیا کہ وہ "راک" میں مسئلہ غلامی کے متعلق ہمارے جواب کا کچھ حصہ شائع کرینگے۔ اس وعدہ کا انہوں نے ایفاء کیا۔ اور اپنے جنوری کے ایشو میں ہمارے جوابات کا خلاصہ نہ صرف شائع کیا۔ بلکہ ایک ایسا اعتراف حقیقت کیا جو عیسائیوں کی طرف سے بہت کم دیکھنے میں آیا ہے۔

راولپنڈی میں لجنہ اماء اللہ کا کامیاب جلسۂ سیرۃ النبیؐ

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی تشریف آوری اور تقریر

مورخہ ۲۹ اپریل کو لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کے زیر اہتمام مسجد احمدیہ کے وسیع ہال میں خواتین کا ایک کامیاب جلسۂ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا جس میں حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ ایم اے صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و محامد پر ایک ایمان افروز تقریر فرمائی۔ حضرت ممدوحہ اس جلسہ میں شرکت کرنے کی خاطر خاص طور پر ربوہ سے راولپنڈی تشریف لائیں۔ آپ کے ہمراہ محترمہ سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھی تشریف لائیں خواتین کا یہ بابرکت جلسہ لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کی صدر صاحبہ اور دیگر کارکنات کی ان تھک مساعی اور جدوجہد کی وجہ سے بہت کامیاب رہا۔ بہت سی غیر احمدی معزز خواتین بھی جلسہ سے مستفید ہوئیں۔

جلسہ کی کارروائی دس بجے صبح زیر صدارت حضرت سیدہ ام متین صاحبہ تلاوت قرآن پاک سے شروع کی گئی جو کہ صغریٰ فاطمہ صاحبہ نے کی۔ اس کے بعد بیگم محترم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ صدر لجنہ اماء اللہ راولپنڈی نے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا جس میں آپ نے حضرت سیدہ موصوفہ کے مقام اور آپ کی نہایت اہم اور وسیع دینی خدمات کا تذکرہ کرنے کے بعد آپ کی اس کرم فرمائی کا شکریہ ادا کیا کہ آپ نے اپنی اہم مصروفیات کے باوجود مقامی لجنہ کی درخواست پر راولپنڈی تشریف لا کر فرمائی۔ اور سیرۃ النبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقدس موضوع پر تقریر کرنا منظور فرمایا۔

سپاسنامہ کے بعد بشریٰ شاہد صاحبہ نے نظم پڑھی پھر امۃ المالک صاحبہ اور مودودہ طلعت صاحبہ امۃ الحفیظ صاحبہ منور اختر صاحبہ اور محسنہ صاحبہ نے سیرۃ النبی کے بعض پہلوؤں پر اپنے اپنے مضامین پڑھ کر سنائے۔ انور قریشی صاحبہ امۃ الحمید صاحبہ اور منور اختر نے وقتاً فوقتاً نعتیہ کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے اپنی ایمان افروز تقریر شروع فرمائی جس میں نہایت عمدگی اور جامعیت کے ساتھ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل و محامد کا تذکرہ کیا گیا تھا آپ کی تقریر کو سامعات نے شروع سے آخر تک بڑی دلجمعی انہماک کے ساتھ سنا۔ آپ نے اپنی تقریر کے آغاز میں سپاسنامہ کا ذکر کرتے ہوئے لجنہ راولپنڈی کا شکریہ ادا کیا اور دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں احسن رنگ میں دینی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ نے فرمایا اس زمانہ میں ہماری جماعت پر بہت ہی اہم دینی ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں۔ ہمارا نقطۂ نگاہ یہ ہونا چاہیئے کہ ہم قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی قربانیوں کو اپنے سامنے رکھیں اور پھر غور کریں کہ آیا ہم واقعی حقیقی معنوں میں اپنے فرائض کو ادا کر رہی ہیں۔ آپ نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ کی قربانی کا ذکر کرنے کے بعد احمدی خواتین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ آپ بھی حضرت ہاجرہ کی بیٹیاں ہیں آپ کو بھی انہی کی پیروی کرتے ہوئے دین کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرنی چاہئیں تاکہ اسلام کی فتح کا دن قریب سے قریب تر آجائے اور جس طرح آسمان پر خدا کی حکومت ہے اسی طرح زمین پر بھی اس کی حکومت قائم ہو جائے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہو یعنی اسلام ایک ہی رسول ہو یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔

آپ کی پُر اثر تقریر کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ راولپنڈی نے حضرت سیدہ موصوفہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ اس اثر انگیز تقریر سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا ظاہر و باطن کیا ہے اور وہ کس اچھے رنگ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل و محامد پر ایمان رکھتی ہے۔

دعا کے ساتھ یہ بابرکت جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ (سیکرٹری نشر و اشاعت لجنہ اماء اللہ راولپنڈی)

ایک صدق خواں کا قبولِ احمدیت

"صدق جدید" لکھنؤ کے حوالے سے یہ اطلاع پہلے الفضل میں شائع ہو چکی ہے کہ حال ہی میں حیدرآباد دکن (انڈیا) کے ایک معزز مسلمان نے احمدیت قبول کرنے کا اعلان کیا ہے اس سلسلہ میں "صدق جدید" میں جو خط شائع ہوا ہے اور اس پر جو تبصرہ کیا گیا ہے اسے مکمل صورت میں درج ذیل کیا جاتا ہے اسی تعلق میں انڈیا سے آمدہ ایک خط بھی درج کیا جا رہا ہے تاکہ احباب کو اپنے نو احمدی بھائی کے حالات کا مزید علم ہو سکے۔

صدق جدید کے تبصرہ کے سلسلے میں صفحہ ۲ پر اداریہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

دکن کے ایک بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ کا جو سالہا سال انجمن اتحاد المسلمین کے بڑے پرجوش رکن رہے اور اسی سلسلے میں جیل بھی گئے) اور صدق سے بھی مخلصانہ تعلق برسوں قائم رکھا تازہ مکتوب صرف ان کے نام اور سابق مستقر کے حذف کے بعد:۔

حیدرآباد دکن ۲۸ مارچ ۶۲ء

حضرت قبلہ۔ السلام علیکم

دارالسلام مجلس اتحاد المسلمین کے سلسلے میں گورنمنٹ اندھرا پردیش نے مجھے ۲۶ ستمبر ۶۰ء کو نظر بند کیا اور حال میں میری رہائی ہوئی ان دنوں میرا مستقر ... تھا جیل لے جانے والے عہدہ داروں سے میں نے درخواست کی کہ مجھے اسٹیشن پر گرفتار کیا گیا تھا جب کہ میں ایک پیشی کر کے ..... سے واپس ہو رہا تھا مجھے گھر لے جا کر قرآن کریم ساتھ لینے کی اجازت دیں پولیس کے عہدے دار بڑے شریف مزاج تھے اپنی حراست میں مجھے گھر لے گئے . . . . . میں میرے ایک دوست تھے جنہوں نے مجھے حضور خلیفہ صاحب جماعت احمدیہ کی لکھی ہوئی تفسیر کبیر کی جلد دی تھی مجھے پڑھنے کی فرصت نہ ملتی تھی ایک دن دوپہر کے وقت جب میں کھانے کے لئے آفس سے گھر آیا تو بیوی نے دسترخوان چننے میں کچھ دیر کی تفسیر کبیر کی جلد نزدیک میں تھی میں نے اٹھالی اور چند اوراق الٹ کر دیکھنے شروع کئے یہ والعادیات ضبحا کی تفسیر کے صفحات تھے میں حیران ہو گیا کہ قرآن مجید میں ایسے مضامین بھی ہیں پھر میں نے قادیان خط لکھا اور تفسیر کبیر کی جملہ جلدیں منگوائیں لیکن پڑھنے کا مجھے وقت نہ ملتا تھا جیل کو روانگی کے وقت میں نے یہی جلدیں ساتھ رکھ لیں اور نو ماہ کے عرصہ میں جبکہ میں جیل میں تھا متعدد بار صرف یہی تفسیر پڑھتا رہا جیل ہی میں میں نے بیعت کر لی اور جماعت احمدیہ کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا آپ بھی دعا فرمائیں۔

مجلس اتحاد المسلمین سے میں نے استعفار دے دیا ہے۔

میں ان دنوں صدق کا خریدار تھا صدق کا چندہ اکتوبر ۱۹۶۰ء میں ختم ہو رہا تھا اب تو صدق بند ہے لیکن بروقت اطلاع نہ ملنے کے باعث مدت خریداری ختم ہونے کے بعد بھی اخبار کچھ دنوں تک آ رہا ہوگا آپ براہ نوازش اب یہ معلوم فرمائیں کہ میرے ذمہ کیا نکلتا ہے میری حالت ٹھیک ہوتے ہی میں صدق جاری کرا لوں گا، سر دست میرے پاس الفضل اور بدر آ رہے ہیں

تبصرہ:۔ ظاہر ہے کہ یہ خبر تو میرے لئے خوشگوار کسی درجہ میں بھی نہ ہوا۔ اور انجمن اتحاد المسلمین کو اپنا ایک بازو ٹوٹ جانے پر جتنا بھی صدمہ ہو بجا ہے پھر جو لوگ احمدیت یا قادیانیت کو سرے سے کفر و ارتداد کے درجہ پر رکھتے ہیں (اور تعداد غالب ایسے ہی حضرات کی ہے) ان کا تو کھلا ہوا فتویٰ یہی ہوگا کہ امت کا ایک فرد اور مرتد ہو گیا

خیال اپنی جگہ یہی ہوتا ہے کہ ان صاحب نے کافی غور و تامل اور گہرے مطالعہ سے کام نہ لیا بلکہ اپنی جذباتی اور جوشیلی طبیعت کے اقتضا سے فوری اثر قبول کر کے بیعت میں عجلت کر بیٹھے کچھ حرج نہ تھا اگر یہ اپنا مطالعہ و تحقیق کچھ دن اور جاری رکھتے اور اس بارے میں اپنے صاحب علم مخلصوں سے بھی مشورہ و امداد لیتے رہتے اپنی اعتقادی زندگی میں اتنا اہم انقلابی قدم اٹھانے سے پیشتر یہ مناسب ہی نہیں ضروری بھی تھا کہ قابل اعتماد اہل علم کے سامنے اپنے ذہنی تأثرات جزئیات کا نقشہ پیش کر کے دیکھتے اور غیر محقق دوستوں کی پس روی سے اپنا دامن بچائے رکھتے

بنمائے بہ صاحب نظرے گوہر خود را
عیسیٰ نتواں گشت بتصدیق خرے چند

تفسیر کبیر (خلیفہ صاحب والی) میری نظر سے نہیں گزری اس کے اقتباس البتہ کبھی کبھی الفضل وغیرہ میں نظر سے گزرے ہیں یقیناً اس میں اچھی اور سچی اور گہری باتیں بہت سی ہوں گی، لیکن اس سے ثابت کیا ہوتا ہے! زیادہ سے زیادہ یہی نا کہ خلیفہ صاحب ایک اچھے اور کامیاب سلیقہ مند و خوش فکر مصنف ہیں نہ یہ کہ ان کی دعوت برحق اور ان کا مسلک اخذ و قبول کے قابل ہے اس کی جانچ اور تنقیح خود ایک مستقل عنوان تحقیق ہونا چاہئے تھا بہرحال اس کا موقعہ اب بھی نہیں گیا ہے خدا کرے اب اس کے لئے یہ صاحب پورا وقت کھلے ذہن کے ساتھ نکال سکیں۔

اچھی اور سچی اور گہری باتیں کس کے ہاں نہیں ملتیں؟ مجھے تو شیعہ اکابر کے ہاں ملی ہیں معتزلہ کے ہاں ملی ہیں خوارج کے ہاں ملی ہیں غرض ہر اسلامی فرقہ میں ملی ہیں اور یہاں تو خیر کیوں نہ ملتیں۔ مجھے تو غیر اسلامی مذہبوں، سناتنی ہندؤں، بودھیوں، آریہ سماجیوں، برہم سماجیوں، مجوسیوں، مسیحیوں، یہودیوں، سب کے ہاں ملی ہیں اور میں کرشن جی کی گیتا سے تینجلی ہے اور گاندھی جی، ٹیگور، سر رادھا کرشنن، ڈاکٹر بھگوان داس، مسز اینی بسنٹ وغیرہم کی تحریروں سے تقریباً ویسا ہی مستفید ہوا ہوں جس طرح بعض مسلمان اکابر و شیوخ کی تحریروں سے خود مرزا صاحب کی تحریریں ان کے دعوے سے قبل تو اچھے گہرے اسلامی رنگ کی روشنی میں اور دعوے کے بعد بھی باوجود جا بجا سخت تکلیف دہ اور وحشت افزا ٹکڑوں کے اس اسلامی رنگ سے خالی نہیں ہو گئیں۔ حاصل اس دراز نفسی کا یہ ہے کہ جزوی صداقتیں کہنا چاہیئے کہ عالمگیر ہیں اور دنیا کے ہر دین مذہب ہر فرقہ اور ہر مسلک میں مشترک ملتی ہیں یہاں تک کہ ملحدوں اور دہریوں کے یہاں بھی۔ باقی جس کا نام کلی صداقت ہے اپنے ہر فرع اور ہر جزئیہ کے لحاظ سے وہ محدود و منحصر ہے اس اسلام کے اندر جو محفوظ ہے اوراق قرآن میں اور اس تعبیر، تشریح و توضیح میں جو رسول کریمؐ سے متوارث چلی آ رہی ہے اجل صحابہ کے ذریعہ و واسطہ سے پیدائشی مسلمان کے حق میں اللہ کا یہ سب سے بڑا احسان ہے کہ اس کے ہاتھ میں یہ پیمانہ بغیر کسی زحمت تلاش کے شروع ہی سے دے دیا ہے ایک عرض گستاخانہ اپنے ہاں کے علماء و فضلاء سے بھی ہے بجائے خشونت و بے دردی کے ساتھ فتوائے تکفیر دے دینے کے اصل ضرورت یہ دیکھنے کی ہے کہ وہ کون سے محرکات ہیں جو احمدیت کی طرف لے جاتے ہیں اور کیا کیا ترغیبات عقلی و نفسی ہیں جو ایک پیدائشی مسلمان کو احمدیوں کے گروہ میں جا شامل کرا دیتے ہیں اگر کچھ عقلی مغالطے ہیں تو ان کی واضح تردید شستہ و سنجیدہ و علمی انداز سے اور عام فہم زبان میں بغیر اشتعال انگیزی کے ہونا چاہیئے اور اگر کچھ اخلاقی خوبیاں اس جماعت میں نظر آتی ہیں جن کا وجود ایک عملی فعال و منظم جماعت میں ذرا بھی تعجب انگیز نہیں تو انہیں جلد سے جلد اپنا لینا چاہیئے تاکہ وہ جماعت اس حیثیت سے یکتی رہ جائے اور عصر حاضر کی ذہنیت کا لحاظ قدم قدم پر رکھنا تو بہرحال ضروری ہے تبلیغ دعوت و جدال احسن کے طریقے ہر دور میں بدلتے رہتے ہیں اور یہ ہرگز ضروری نہیں کہ یہ طریقے آج بھی وہی ہوں جو آج سے دو سو سال قبل تھے۔ بس ان کوششوں کے بعد معاملہ اللہ پر چھوڑ دینا ہے کہ ہدایت و ضلالت ہر فرد بشر کی اس نے بس اپنے ہی مشیت کے قبضہ میں رکھی ہے۔

(صدق جدید ۲۰ اپریل ۱۹۶۲ء)

انڈیا سے آمدہ ایک خط
نو احمدی دوست کے حالات

"ایک دوست مکرم سید جعفر حسین صاحب بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ جو شاد نگر حیدرآباد دکن کے رہنے والے ہیں اور مجلس اتحاد المسلمین کے ڈیڑھ دو سال قبل ایک سرگرم سیاسی کارکن رہ چکے ہیں جس کی بنا پر ان کو ۱۹۶۰ء میں حکومت نے گرفتار کر کے نظر بند کر دیا تھا انہیں جیل میں اللہ تعالیٰ کی عنایت سے تفسیر کبیر کے مطالعہ کا موقعہ ملا جس کے نتیجہ میں ان کے سینہ دل میں نور ایمان پیدا ہوا اور انہوں نے وسط ۱۹۶۱ء میں اپنے آپ کو حلقہ بگوش احمدیت کر دیا اور پھر جیل کے حکام کو بھی بتا دیا کہ اب وہ احمدیت سے جو ایک خالص مذہبی تحریک ہے وابستہ ہو گئے ہیں اس جماعت کا سیاسیات سے کوئی تعلق نہیں اور اس جماعت میں داخل ہو جانے سے تمام سیاسی جماعتوں کو چھوڑ دینا پڑتا ہے اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے جیل والوں کو یہ بھی بتا دیا کہ احمدیت قبول کر لینے کی وجہ سے اب ان کا مجلس اتحاد المسلمین سے کوئی تعلق نہیں رہا پس حکومت نے اس وجہ سے ان کو جون ۱۹۶۱ء میں رہا کر دیا رہائی کے بعد انہوں نے اپنے حلقہ احباب اور اپنے علاقہ میں جذبہ سے تبلیغ احمدیت کا کام شروع کر دیا اور مبلغ علاقہ و تبلیغی وفود اپنے حلقہ احباب میں لیجا کر مباحثے کروائے ان کے بھائی صاحب اور اہلیہ صاحبہ نے بھی احمدیت قبول کر لی ہے اور ان کے رشتہ داروں اور حلقہ احباب میں احمدیت کے مطالعہ کا رجحان پیدا ہو گیا ہے ان کے چونکہ مولانا عبدالماجد دریابادی ایڈیٹر صدق جدید لکھنؤ سے قبول احمدیت سے قبل تعلقات رہے ہیں اس وجہ سے انہوں نے گذشتہ دنوں اپنے جیل کے حالات اور رہائی کی اطلاع دیتے ہوئے قبول احمدیت سے بھی آگاہ کیا جس کے نتیجہ میں مولانا عبدالماجد صاحب نے صدق جدید ۲۰ اپریل ۱۹۶۲ء میں ان کے قبول احمدیت کے متعلق ایک اداریہ لکھا ہے۔

مکرم سید جعفر حسین صاحب نے بفضلہ تعالیٰ نہایت اخلاص سے احمدیت کو قبول کیا اور اب شب و روز جذبہ سے تبلیغ کرتے ہیں اور ان کی و مبلغ حیدرآباد کی جماعت کی تبلیغی جدوجہد کے نتیجہ میں اس علاقہ میں تحقیق حق و صداقت اور احمدیت کے مطالعہ کا رجحان پیدا ہو گیا ہے خصوصاً نوجوان طبقہ ہمارے جلسے سننے کے لئے بکثرت آتا ہے

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم سید جعفر حسین صاحب کو ایمان و اخلاص میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور یہ دوسروں کی ہدایت کا بھی باعث ہوں۔ آمین"

تقرر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ پاکستان

مندرجہ ذیل عہدیداران ۳۰ اپریل ۱۹۶۵ء تک کے لئے منظور کئے گئے ہیں۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

نام جماعت و ضلع

جوہر آباد ضلع سرگودہا
ملک گل شیر خاں صاحب — پریذیڈنٹ
قریشی فضل حسین صاحب — سیکرٹری مال
ملک شریف احمد صاحب — ” تعلیم
قریشی سمیع اللہ صاحب — ” اصلاح وارشاد

ٹنڈو غلام علی ضلع حیدرآباد
حکیم نور محمد صاحب — پریذیڈنٹ
چوہدری محمد جمیل صاحب — سیکرٹری مال
چوہدری جمال الدین صاحب — ” اصلاح وارشاد

باندھی ضلع نواب شاہ
حاجی عبدالرحمٰن صاحب — پریذیڈنٹ
سید علی اکبر شاہ صاحب — سیکرٹری مال
امام الدین صاحب — ” امور عامہ
میر حسن صاحب — ” اصلاح وارشاد

چک ۲۹۵ گ ب ضلع لائل پور
چوہدری غلام محمد صاحب — پریذیڈنٹ
” نور محمد صاحب — سیکرٹری مال

باٹا پور ضلع لاہور
صوفی عطاء اللہ صاحب — پریذیڈنٹ وسیکرٹری مال

چک ۳۲-۳۱ ضلع سرگودھا
ماسٹر احمد خانصاحب — پریذیڈنٹ وسیکرٹری مال
چوہدری عبدالعزیز صاحب — سیکرٹری امور عامہ
رائے سردار خاں صاحب — ” اصلاح وارشاد
چوہدری منشی خاں صاحب — ” وصایا

سرائے عالمگیر ضلع گجرات
چوہدری دیوان علی صاحب — پریذیڈنٹ
منشی برکت علی صاحب — سیکرٹری مال

چک ۲/۹۷ ضلع جھنگ
چوہدری عبدالمنان خاں صاحب — پریذیڈنٹ
” علی محمد خاں صاحب — سیکرٹری مال
ماسٹر محمد یوسف خاں صاحب — ” اصلاح وارشاد

ظفر آباد لوڑھکہ ضلع حیدرآباد
ملک سردار محمد صاحب — پریذیڈنٹ
ماسٹر محمد صادق صاحب — سیکرٹری مال
” ” ” — ” اصلاح وارشاد

پتوکی - ضلع لاہور
چوہدری اللہ دتہ صاحب — پریذیڈنٹ

نام جماعت و ضلع

محمد شریف صاحب — سیکرٹری مال
چوہدری محمد شفیع صاحب — ” اصلاح وارشاد

چک ۲/۳ ج ضلع سرگودہا
چوہدری غلام رسول صاحب — پریذیڈنٹ
احمد خاں صاحب — سیکرٹری مال

کنجروڑ ضلع سیالکوٹ
رانا عبدالحمید خانصاحب — پریذیڈنٹ
حکیم سردار علی صاحب — سیکرٹری مال
” ” ” — ” امین
” ” ” — ” اصلاح وارشاد

گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ
چوہدری ظفر علی صاحب بی اے — پریذیڈنٹ
ڈاکٹر حبیب احمد صاحب — سیکرٹری مال
مولوی محمد صدیق صاحب — ” اصلاح وارشاد

ملیانوالہ ضلع سیالکوٹ
چوہدری فضل الدین صاحب — پریذیڈنٹ
” محمد شریف صاحب — سیکرٹری مال
” بشیر احمد صاحب — ” اصلاح وارشاد

گوجرہ ضلع لائل پور
چوہدری عبدالعزیز صاحب — پریذیڈنٹ
ایم محمد الدین صاحب — سیکرٹری مال
چوہدری محمد اسحاق صاحب — ” امور عامہ
مرزا غلام مصطفےٰ صاحب — ” اصلاح وارشاد
چوہدری شریف احمد صاحب — ” امین
” محمود احمد صاحب — ” ضیافت

بستی مندرانی ضلع ڈیرہ غازیخاں
علی محمد صاحب — پریذیڈنٹ
منظور احمد خاں صاحب — سیکرٹری مال
نور محمد خاں صاحب — ” اصلاح وارشاد

جمال پور ضلع نواب شاہ
چوہدری شاہ محمد صاحب — پریذیڈنٹ
” عبدالرحمٰن صاحب — سیکرٹری مال
” شاہ محمد صاحب — ” امور عامہ
مولوی عطاء اللہ صاحب — ” اصلاح وارشاد

چک ۲/۱۷ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور
چوہدری علی احمد صاحب — پریذیڈنٹ
” غلام احمد صاحب — سیکرٹری مال

چک ۳۶ گ ب ضلع لائل پور
چوہدری محمد حیات خاں صاحب — پریذیڈنٹ
” محمود احمد صاحب — سیکرٹری مال
” محمد یعقوب صاحب — ” امین

چک ۲۷۸ گ ب شیرکا۔ ضلع لائلپور
رائے نور صاحب — پریذیڈنٹ
سردار علی صاحب — سیکرٹری مال

پیچی ضلع پشاور
دانشمند خاں صاحب — پریذیڈنٹ
حکیم فضل محمد صاحب — سیکرٹری مال
ڈاکٹر عزیز الدین صاحب — ” اصلاح وارشاد

چک ۳۹ ڈی بی ضلع سرگودہا
چوہدری خیر الدین صاحب — پریذیڈنٹ
مستری محمد ابراہیم صاحب — سیکرٹری مال
لال دین صاحب — ” زراعت
حمید الدین صاحب — ” وصایا

ڈھیپئی کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ
چوہدری محمد تقی صاحب — پریذیڈنٹ
” شرف احمد صاحب — سیکرٹری مال

چک ۹۹ شمالی سرگودہا
غلام احمد صاحب بسرا — پریذیڈنٹ
غلام احمد صاحب کشمیری — سیکرٹری مال
عبدالغنی صاحب گوندل — ” اصلاح وارشاد

بیگم کوٹ ضلع شیخوپورہ
حکیم مولوی نظام الدین صاحب — پریذیڈنٹ
چوہدری محمد یعقوب صاحب — سیکرٹری مال

چک چیچہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
حکیم عبدالعزیز صاحب — پریذیڈنٹ وسیکرٹری اصلاح وارشاد
قاضی نذر محمد صاحب — ” مال

سانگھڑ (سندھ)
پیر فضل الرحمان صاحب — پریذیڈنٹ
صوبیدار نور محمد صاحب ملک — سیکرٹری مال
پیر شریف احمد صاحب — ” امور عامہ
پیر عبدالعلی صاحب — ” اصلاح وارشاد و تعلیم

چک ۲۷۹ اے کاچیلو ضلع تھرپارکر
صوفی غلام محمد صاحب — پریذیڈنٹ وسیکرٹری مال
عبدالکریم صاحب شاکر — سیکرٹری تعلیم
اعجاز احمد صاحب ایاز — ” اصلاح وارشاد
عبدالعزیز صاحب خالد — ” ضیافت

چک ۹۳ ٹی ڈی اے لیہ ضلع مظفرگڑھ
چوہدری محمد یوسف صاحب — پریذیڈنٹ
رحمت اللہ صاحب — سیکرٹری مال - ضیافت
خیر الدین صاحب — ” امور عامہ خارجہ
بشیر احمد صاحب — ” اصلاح وارشاد - تعلیم

"پاکستان کو غیر کمیونسٹ ممالک سے بھی خطرہ درپیش ہے"

"حلیف ملکوں کی چشم پوشی پاکستان کے لئے بڑی خطرناک ہے"

لندن ۳ رمئی۔ پاکستان کے ہائی کمشنر لیفٹیننٹ جنرل محمد یوسف خان نے مغربی ملکوں کے اس رویہ پر کڑی نکتہ چینی کی ہے کہ وہ صرف کمیونسٹ ممالک کی طرف سے درپیش خطرات کو قابل توجہ سمجھتے ہیں لیکن غیر کمیونسٹ ممالک کی طرف سے پاکستان کو جن خطرات کا سامنا ہے ان کو درخور اعتنا نہیں سمجھا جاتا۔ جنرل محمد یوسف خاں کا ایک مراسلہ لندن ٹائمز میں شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے اسی اخبار کے ایک اداریہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ پاکستان کو صرف چین اور روس ہی سے خطرہ نہیں بلکہ اس کی تمام سرحدوں پر فوجی دباؤ موجود ہے۔

جنرل یوسف نے کہا ہے کہ غیر کمیونسٹ ممالک سے درپیش خطرات سے ساتھی ملکوں کی چشم پوشی پاکستان کے لئے انتہائی خطرناک ہے۔ دفاعی معاہدوں میں پاکستان کے ساتھی ملکوں کے اس رویہ سے پاکستانی عوام نالاں ہیں اور اسی وجہ سے دفاعی معاہدوں کو پاکستانی عوام کی پوری حمایت حاصل نہیں ہو سکی۔ لندن ٹائمز نے سنٹو کی وزارتی کونسل کے اجلاس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا تھا کہ چین اور روس کی طرف سے پاکستان اور ایران پر سخت فوجی دباؤ پڑ رہا ہے۔ اس لئے ان دونوں ملکوں کے نمائندوں کی طرف سے حالیہ سنٹو کانفرنس میں سنٹو کے فوجی ڈھانچہ کو زیادہ مضبوط بنانے کے مطالبہ کو لندن ٹائمز نے "قابل توجہ قرار دیا تھا۔" اگرچہ کل کی کانفرنس کے بعد جنرل شیخ نے یہ اعلان کیا تھا کہ پاکستان سنٹو کی وزارتی کونسل کے اجلاس سے مطمئن ہے لیکن جنرل یوسف نے لندن ٹائمز کے نام اپنے مراسلہ میں یہ بات واضح کر دی ہے کہ سنٹو کے فوجی پہلو کی بعض خامیاں ہی پاکستان کی بے اطمینانی کا باعث ہیں۔ پاکستان کو روس اور چین ہی سے نہیں بلکہ چاروں طرف سے خطرہ ہے (جنرل یوسف کے اس بیان کا یہ مطلب لیا جا رہا ہے کہ ان کا اشارہ بھارت اور افغانستان کی طرف ہے) آپ نے کہا کہ دفاعی معاہدوں میں پاکستان کے شریک ملک دوسرے خطرات کی اہمیت کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور کم از کم پاکستانی عوام کو یہ افسوسناک احساس ہوتا ہے کہ اس کے اتحادی ان خطرات کو اس قابل نہیں سمجھتے کہ پاکستان کو ان کا مقابلہ کرنے کے لئے بھی امداد کی ضرورت ہے — انہوں نے اپنے مراسلہ میں یہ بات واضح کر دی ہے کہ پاکستان سنٹو کے فوجی دائرہ عمل میں توسیع کا خواہشمند ہے تاکہ اس دفاعی تنظیم کی سرگرمیاں صرف کمیونزم کے سدباب کی کوششوں تک محدود نہ رہیں۔

کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ میں پیش ہونے پر نہرو کو افسوس

نئی دہلی ۳ رمئی، بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کل اس بات پر اظہار افسوس کیا کہ پاکستان نے اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل میں کشمیر کا مسئلہ دوبارہ پیش کر دیا ہے۔ آپ نے کہا ہمیں توقع تھی کہ یہ مسئلہ خود بخود حل ہو جائیگا کیونکہ ہم اس کے عادی ہو چکے تھے لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان اس تنازعہ کو زندہ رکھنا چاہتا ہے۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے صدر کے خطبہ پر بحث کے دوران لوک سبھا میں سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ دنیا میں چند ایک ہی ایسے تنازعات ہوں گے جن کی بنیاد اس قدر جھوٹ پر ہے جس قدر کہ پاکستان کے کشمیر کے بارے میں کیس کی ہے۔ انہوں نے کہا ہٹلر کہا کرتا تھا "اگر آپ ایک سو بار جھوٹ بولیں گے تو اس کا کچھ اثر پڑے گا۔" غالباً پاکستان کا نظریہ بھی یہی ہے۔ پنڈت نہرو نے کہا بھارت کے لئے یہ مشکل ہے کہ وہ پاکستان کا جھوٹ بولنے میں مقابلہ کر سکے ہم جھوٹ بولنے سے احتراز کرتے ہیں کیونکہ اس کا انجام بخیر نہیں ہوتا۔ وزیر اعظم نے پاکستان پر الزام لگایا کہ اس نے مسئلہ کشمیر کے پُر امن حل کے لئے بھی کوشش نہیں کی۔ پنڈت نہرو نے بھارت اور مشرقی پاکستان میں فرقہ دارانہ فسادات پر اظہار افسوس کیا۔

چین اور بھارت میں سرحدی تنازعہ کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا کہ بھارت اس شرط پر چین سے مذاکرات کے لئے تیار ہے کہ چین مذاکرات سے قبل مشرقی لداخ سے اپنی فوجیں ہٹا لے۔ وزیر اعظم نے بتایا کہ چینی حکومت نے ابھی تک یہ تجویز منظور نہیں کی ہے۔

ہر انسان کے لئے
ایک ضروری پیغام
بزبان اردو
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

بھارت نے فوجی چوکیاں خالی نہ کیں تو کمیونسٹ چین ضروری اقدام کرے گا

چینی فوجی دستوں کو بھارتی سرحد کے ساتھ ساتھ گشت کرنے کا حکم

پیرس ۳ رمئی۔ کمیونسٹ چین نے بھارت کو خبردار کیا ہے کہ اگر اس نے سرحدوں پر اشتعال انگیز کارروائیاں بند نہ کیں تو وہ دفاعی اقدامات پر مجبور ہو جائے گا۔ کمیونسٹ چین نے اپنے فوجی دستوں کو چین۔ بھارت سرحد کے ساتھ ساتھ گشت دوبارہ شروع کرنے کا حکم جاری کر دیا ہے اور بھارت سے کہا ہے کہ اس نے چینی علاقے میں جو نئی فوجی چوکیاں قائم کر لی ہیں انہیں فوراً خالی کر دیا جائے۔

کمیونسٹ چین نے بھارتی حکومت کے نام اپنے تازہ مراسلہ میں بھارتی فوجوں پر چینی علاقے کی خلاف ورزی، نئی فوجی چوکیاں قائم کرنے، اشتعال انگیز کارروائیاں جاری رکھنے اور ایک چینی فوجی چوکی کی سلامتی کو خطرہ پیدا کرنے کا الزام لگایا ہے کمیونسٹ چین نے یہ مراسلہ ۳۰ اپریل کو بھیجی تھا اور چینی وزارت خارجہ نے آج اسے شائع کیا۔ مراسلہ میں کہا گیا ہے کہ کمیونسٹ چین کو خبر ملی ہے کہ بھارتی فوجوں نے چینی علاقے میں سرحد سے قریباً گیارہ اور چار کیلومیٹر اندر دو نئی چوکیاں قائم کر لی ہیں بھارتی فوجوں نے ان چوکیوں کی قلعہ بندی بھی کی ہے اور وہ اس کے ارد گرد اشتعال انگیز کارروائیاں کرنے میں مصروف ہے۔ مراسلہ میں کہا گیا ہے کہ بھارتی فوج نے گیارہ سے ستائیس اپریل تک سترہ دنوں میں اٹھارہ بار چینی علاقے کی خلاف ورزی کی۔ مراسلہ میں مزید الزام لگایا گیا ہے کہ بھارتی فوجوں نے ایک چینی چوکی کے گرد اپنی چوکیاں قائم کر لی ہیں۔ یہ اقدام اشتعال انگیز ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بھارتی فوج اس جگہ پر مستقل ڈیرہ جمانا چاہتی ہے چینی مراسلہ میں کہا گیا ہے کہ اگر بھارتی حکومت نے ان چوکیوں کو خالی کرنے سے انکار کر دیا اور چینی چوکی کے خلاف اپنی اشتعال انگیز کارروائیاں جاری رکھیں تو چینی سرحدی محافظ اپنا دفاع کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ چین نے دعوے کیا کہ اس نے یک طرفہ طور پر سرحد کے بیس کیلومیٹر اندر گشتی دستے بھیجنے بند کر دئے تھے۔ لیکن چینی حکومت نے اب چینی سرزمین کے دفاع کا مقدس فرض بجالانے اور سرحدوں پر امن بحال رکھنے کی خاطر چینی سرحدی محافظوں کو حکم جاری کر دیا ہے کہ وہ درہ قراقرم سے درہ کونگکا تک گشت شروع کر دیں۔ مراسلہ میں الزام لگایا گیا ہے کہ بھارتی فوجوں نے درہ کونگکا کے قریب بار بار چینی علاقے کی مداخلت کی ہے مراسلہ کے آخر میں کہا گیا ہے کہ اگر بھارت نے چینی سرزمین پر حملہ کرنے اور چینی علاقہ پر قبضہ کرنے کا سلسلہ جاری رکھا تو کمیونسٹ چین مزید اقدامات کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔

ماسٹر تارا سنگھ کا اپریشن

امرتسر۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹروں نے ماسٹر تارا سنگھ کو پیشاب کی بیماری کا جلد اپریشن کرانے کا مشورہ دیا ہے۔ یہ اپریشن کافی خطرناک خیال کیا جاتا ہے۔ ماسٹر تارا سنگھ کو کئی روز بستر پر دراز رہنا ہو گا۔

سرکاری ملازموں کے خلاف رشوت ستانی کی شکایات پر

موزوں کارروائی کی ہدایت

لاہور ۳ رمئی۔ صوبائی حکومت نے ہدایت کی ہے کہ رشوت خور سرکاری ملازموں کے خلاف شکایت ملتے ہی فوری طور پر کارروائی کی جائے کیونکہ اس ضمن میں تاخیر سے عوام میں بد اعتمادی کی فضا پیدا ہوتی اور متعلقہ ملازموں کو من مانی کارروائیاں کرنے کا موقع ملتا ہے۔

اس ضمن میں حکومت کی جانب سے جو مراسلہ جاری کیا گیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ حکومت سرکاری ملازموں میں رشوت کے سدباب کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے لیکن معلوم ہوا ہے کہ عوام کی جانب سے بعض ملازموں کے خلاف جو شکایات آتی ہیں ان پر کارروائی میں جان بوجھ کر تاخیر کی جاتی ہے اور شکایت کنندگان کو مختلف طریقوں سے ڈرایا دھمکایا جاتا ہے اس نوعیت کی تاخیر زیادہ تر ٹھیکیداروں کے بلوں کی ادائیگی اور اراضی کی الاٹمنٹ سے متعلقہ شکایات پر زیادہ ہوتی ہے۔ صوبائی حکومت نے ہدایت کی ہے کہ کسی ملازم کے خلاف جب کوئی شکایت موصول ہو تو اعلیٰ حکام کا فرض ہے کہ وہ ان شکایات کو تاخیر میں ڈالنے کی بجائے فوری طور پر کارروائی کریں بلکہ محکمہ انسداد رشوت ستانی کا عملہ متعلقہ افسروں کے خلاف خفیہ طور پر ضروری مواد جمع کرے۔

عراقی حکومت کا تختہ الٹنے کی ناکام کوشش

ستر اعلیٰ پولیس افسر گرفتار

بیروت ۳ رمئی۔ کل رات یہاں موصول ہونے والی خبروں کے مطابق گذشتہ دو دنوں میں بغداد میں عراقی سیکیورٹی پولیس کے متعدد اعلیٰ افسروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان خبروں سے پہلے یہ افواہ گرم ہوئی تھی کہ عراقی وزیر اعظم جنرل عبدالکریم قاسم کی حکومت کا تختہ الٹنے کی ایک کوشش کی گئی تھی بغداد سے بیروت پہنچنے والے مسافروں نے بتایا ہے کہ قریباً ستر سیکیورٹی افسروں کو گرفتار کیا گیا ہے ان میں بہت سے ایسے بھی ہیں جو جنرل عبدالکریم قاسم کے بہت قریب تھے۔ ان مسافروں نے مزید بتایا کہ عراقی حکام نے اس بار یوم مئی کی پریڈ بھی منسوخ کر دی تھی۔ یہ پریڈ کل ہونے والی تھی ان خبروں میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جنرل قاسم نے گذشتہ چند دنوں میں ذاتی محافظوں کی تعداد میں معتد بہ اضافہ کر دیا ہے۔ مسافروں نے بتایا ہے کہ گذشتہ جمعہ کے بعد بغداد میں کشیدگی میں اضافہ ہو گیا ہے اس روز کمیونسٹوں نے شہر میں ایک مظاہرہ کیا۔ ان خبروں میں بتایا گیا ہے کہ یہ مظاہرے بڑی محتاط منصوبہ بندی کا نتیجہ معلوم ہوتے تھے۔ قریباً دو ہزار افراد نے شہر کی سڑکوں اور بازاروں میں مارچ کیا۔ مظاہرین نے مزید سیاسی آزادی کا مطالبہ بھی کیا۔ اس امر کی غیر مصدقہ خبریں بھی موصول ہوئی ہیں کہ پولیس نے چار مظاہرین کو ہلاک کر دیا تھا متعدد مظاہرین گرفتار کر لئے گئے تھے یہ بھی خبر ملی ہے کہ گرفتار ہونیوالوں میں بغداد کی عوامی عدالت کے سربراہ کرنل فاضل عباس کی بیٹی بھی شامل تھی۔

پاکستان کشمیر سے فوجیں ہٹانے کے متعلق اقوام متحدہ کے ہر فیصلہ کی پابندی کریگا

سلامتی کونسل میں چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کی یقین دہانی - بھارت سے تعاون کی توقع کا اظہار

نیویارک ۴ مئی۔ پاکستان نے سلامتی کونسل سے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کشمیر سے پاکستان اور بھارت کی فوجیں ہٹانے کے لئے جو بھی فیصلہ کرے گی۔ پاکستان اس کی پابندی کرے گا۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے کل رات سلامتی کونسل پر زور دیا کہ وہ اپنے نمائندے ڈاکٹر گراہم سے رپورٹ طلب کرے کہ ریاست سے دونوں ملکوں کی فوجیں ہٹانے کے لئے کن اقدامات کی ضرورت ہے آپ نے یقین دلایا کہ پاکستان ڈاکٹر گراہم کی رپورٹ منظور کرے گا۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے اس امید کا بھی اظہار کیا کہ بھارت بھی ڈاکٹر گراہم کی رپورٹ تسلیم کرے گا۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے بھارتی وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو کے اس دعوے کو غلط قرار دیا کہ ریاست جموں وکشمیر میں اب رائے شماری کی ضرورت نہیں کیونکہ ریاست کے عوام نے نام نہاد اسمبلی کے نمائندے منتخب کرکے اپنی رائے کا اظہار کر دیا ہے۔ آپ نے کہا "پاکستان اس نام نہاد اسمبلی کے انتخابات کو محض ڈھونگ قرار دے چکا ہے اور انہیں کسی صورت میں بھی تسلیم نہیں کر سکتا۔" چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے سلامتی کونسل کے ارکان کی توجہ اس امر کی طرف دلائی کہ جنگ بندی کے باوجود کشمیر کی موجودہ صورت حال انتہائی سنگین اور بین الاقوامی امن کے لئے زبردست خطرہ کا باعث ہے۔ آپ نے مطالبہ کیا کہ کشمیر میں اقوام متحدہ کی قرار دادوں پر عمل درآمد کے لئے اقوام متحدہ ان باتوں کا جائزہ لے کہ (۱) اقوام متحدہ کے کمیشن برائے پاک وبھارت کی قرار دادوں کے مطابق دونوں ملکوں کی ذمہ داریاں کیا ہیں (۲) کمیشن کی قرار دادوں پر عمل درآمد کے راستے میں کونسی رکاوٹ حائل ہے۔ (۳) فریقین میں سے کسی ایک کا رویہ قرار دادوں پر مکمل طور پر عمل درآمد کی راہ میں رکاوٹ بنا ہوا ہے (۴) اور قرار دادوں پر مکمل طور پر عمل درآمد کے لئے دونوں میں سے ہر فریق کو کیا کرنا چاہیئے۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے کہا کہ تنازعہ کشمیر کے بحران کی وجوہ کا جائزہ لینے اور اقوام متحدہ کی قرار دادوں کو عملی جامہ پہنانے کی تجاویز پیش کرنے کے لئے بین الاقوامی شہرت رکھنے والے کسی ممتاز شخص کو مقرر کیا جائے جس کی دیانتداری شک وشبہ سے بالا ہو۔ آپ نے یقین دلایا کہ اقوام متحدہ کی قرار دادوں پر مکمل عمل درآمد میں رکاوٹ پاکستان کی وجہ سے ہو تو وہ اسے دور کرنے کے لئے فوری کارروائی کرے گا تاکہ کشمیر میں اقوام متحدہ کے فیصلوں کو پوری طرح نافذ کرانے کا راستہ ہموار کیا جا سکے آپ نے امید ظاہر کی کہ بھارت بھی اس سلسلہ میں پاکستان کی طرح تعاون کے لئے تیار ہوگا۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے کہا کہ ڈاکٹر گراہم نے مسئلہ کشمیر کا پرامن حل تلاش کرنے کے لئے طویل عرصہ تک محنت سے کام کیا ہے اور وہ اس مسئلہ کے ہر پہلو سے واقف ہیں اس لئے اگر کشمیر کے متعلق اقوام متحدہ کے فیصلوں کے نفاذ میں رکاوٹوں کے اسباب معلوم کرنے کا فرض انہیں سونپا جائے تو پاکستان کو کوئی اعتراض نہ ہوگا اگر بھارت کو اعتراض ہو تو وہ بین الاقوامی شہرت رکھنے والے کسی ایسے شخص کا نام تجویز کر سکتا ہے جس کی دیانتداری شک وشبہ سے بالا ہو۔

خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس میں علمائے سلسلہ کی تقاریر کا پروگرام

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی تربیتی کلاس کے پروگرام کے مطابق ہر شام بعد نماز عشاء بوقت ½۸ بجے مسجد محمود میں علماء سلسلہ تقاریر کیا کریں گے پروگرام درج ذیل ہے جملہ احباب بالخصوص خدام سے درخواست ہے کہ وقت مقررہ پر پہنچ کر تقاریر سے مستفید ہوں۔

۴ 5/62	مولوی غلام باری صاحب سیف	"خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں"
۵ 5/62	مولوی نذیر احمد صاحب مبشر سابق مبلغ غانا	"دوران تبلیغ میں میرے تجربات"
۶ 5/62	مولوی قمر الدین صاحب فاضل	"مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اہمیت"
۷ 5/62	مکرم مولوی ظہور حسین صاحب فاضل	"صحبت صالحین"
۸ 5/62	مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب	"تعلق باللہ"
۹ 5/62	مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری	تحریک بہائیت پر ایک نظر
۱۰ 5/62	مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری	اختلافات سلسلہ کا تاریخی پس منظر
۱۱ 5/62	مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر	عیسائیت کا عمومی تعارف
۱۲ 5/62	مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب	صحت جسمانی کے اصول اور صحت مند دماغ کا حصول
۱۳ 5/62	مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد	شعبہ مکتب فکر کی تاریخ
۱۴ 5/62	ریکارڈ تقریر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ	

(مہتمم تعلیم مرکزیہ)

تلاش گمشدہ

اضلاع لائلپور اور جھنگ کی مجالس خدام الاحمدیہ توجہ کریں

ماسٹر سلطان محمود صاحب (ولد محمد رمضان صاحب) ساکن موضع ... ڈاکخانہ محمدی شریف ضلع جھنگ ۱۷ اپریل ۱۹۶۲ء سے لاپتہ ہیں۔ ان کا دماغی توازن درست نہیں ہے۔ پوری کوشش کے باوجود ابھی تک ان کا سراغ نہیں ملا۔ خیال ہے کہ ضلع لائلپور یا جھنگ میں ہوں گے۔ ان کا حلیہ حسب ذیل ہے:-

عمر قریباً ۳۵ سال۔ قد درمیانہ۔ ناک ذرا چپٹی۔ رنگ سانولہ۔ سبز وسفید دھاریدار قمیص اور نیلا تہمد پہنے ہیں۔ سر اور پاؤں سے برہنہ۔

اگر کسی دوست کو ان کے متعلق کچھ علم ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ پتہ درج ذیل ہے چوہدری نور محمد صاحب مالک آٹا مشین ورڈھ ڈاکخانہ محمدی شریف ضلع جھنگ یا مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ ضلع جھنگ۔

(مہتمم خدمت خلق خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضرورت ضرورت ضرورت

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی کو ایماندار اور حساب کو سمجھنے والے خزانچیوں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ -/۲۰۰ روپیہ ہوگی۔ ایسے اصحاب درخواستیں دیں جو -/۵۰۰ نقد زر ضمانت و -/۵۰۰۰ کی شخصی ضمانت دے سکیں۔

کام لاہور۔ سرگودہا۔ لائلپور کرنا ہوگا۔

خواہشمند اصحاب اپنی درخواستیں امیر جماعت کی تصدیق سے بھیج سکتے ہیں۔ ٹرانسپورٹ کے کام کا تجربہ رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔

اعلان

(دکان برائے فروخت)

میں اپنی دکان "پبلک کارنر" جو بہت اچھی حالت میں چل رہی ہے۔ سامان بمعہ فرنیچر فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ دکان ہذا کرایہ پر ہوگی۔

ضرورتمند احباب مجھے خود ملیں یا بذریعہ خط وکتابت تصفیہ کر لیویں۔

میں دکان ہذا کا واحد مالک ہوں۔ برادرم محمد صدیق صاحب شمس گول بازار ربوہ میری طرف سے دکان کے مینیجر ہیں۔ انہیں دکان فروخت کرنے کا اختیار ہے لیکن آخری منظوری میری ہوگی۔

المشتہر:- خلیل احمد
2/10 ٹیونیشیا لائنز۔ کراچی

نادر موقع

ایک موٹر سائیکل۔ نارٹن میکر۔ پانچ ہارس پاور ماڈل ۱۹۴۹ء۔ ارزاں قیمت پر چالو حالت میں برائے فروخت ہے خواہشمند حضرات ڈاکٹر شریف احمد دندان ساز چنیوٹ ضلع جھنگ سے ملیں۔

ضروری اعلان

جو احباب الفضل کا روزانہ پرچہ اپنے شہر کے ایجنٹ کے ذریعہ حاصل کرتے ہیں وہ ازراہ کرم اپنے بل اپنے شہر کے ایجنٹ کو بروقت ادا کر دیا کریں۔ بعض ایجنٹ صاحبان کو شکایت ہے کہ احباب ان کے بل وقت پر ادا نہیں کرتے جس کی وجہ سے انہیں مرکز میں اپنے بلوں کی رقوم بھجوانے میں دقت پیش آتی ہے۔

دفتر سے خط و ... کا حوالہ ضرور ...

۵۰/-
بخدمت چوہدری نذیر احمد صاحب ایم ایس سی ایگریکلچر اسسٹنٹ کاٹن، باٹنسٹ، زراعتی کالج، ٹنڈوجام۔ ضلع حیدرآباد۔ (سندھ)

ہمدرد لنسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس ۱۹ روپے